



سوال

(75) قبروں والی مسجد میں نماز

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ مساجد جن میں قبریں ہوں کیا ان مساجد میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ قرآن و سنت کی روشنی میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیتے ہوئے وضاحت کریں۔ (اکرب علی، رشیدہ پورہ لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسی مساجد میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مساجد بنانے والوں کو ملعون قرار دیا ہے اور قبروں پر مساجد بنانے سے قبروں پر اور قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے روک دیا ہے۔ جندن بن عبد اللہ بھی کہتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے ان سے سنا۔ انہوں نے کچھ باتیں ذکر کیں:

((وان من کان قتلکم کفؤہم فمورثتہم وکانوا یحییون مساجدہم، الا ان یسجدوا لہم فمورثتہم منہم، انی اناکم عن ذلک))

۱۱ کہ جو تم سے پہلے تھے (یہود و نصاریٰ) وہ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں ۱۱۔ (رواہ مسلم (۵۳۲) ابوداؤد)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (بخاری (۳۹۰) مسلم (۵۲۹۹))

ان احادیث سے ثبات ہوا کہ قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روک دیا ہے۔ جب قبروں پر مسجدیں بنانے سے روک دیا گیا ہے تو ایسی مساجد میں نماز پڑھنی بالاولیٰ درست نہیں ہے کیونکہ یہ شریعت کا اول ہے کہ وسیلہ (ذریعہ کی حرمت اس چیز کے حرام ہونے کا ملزم ہوتی ہے جو اس وسیلہ سے مقصود ہو مثلاً شریعت نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے اور اس حرمت کے اندر اس کے پھنی کی حرمت بھی موجود ہے۔ یہاں شراب کی خرید و فروخت وسیلہ ہے اور اس کا مقصود شراب نوشی رکنا ہے۔ اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ قبروں پر مساجد بنانا حرام ہونا یہ صرف مساجد کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ امر کی وجہ سے ہے۔ جس طرح گھروں اور محلوں میں مساجد بنانے کا حکم صرف مساجد کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز کیلئے ہے۔ مساجد بنانے کا حکم کا مقصد صرف یہ نہیں کہ ہم مسجدیں بناتے جائیں اور ان میں کوئی بھی نماز پڑھنے کیلئے نہ آئے۔ یہ بات آپ اس مثال سے سمجھیں کہ ایک شخص کسی غیر آباد جنگل میں مسجد بناتا ہے جہاں کوئی نہیں رہتا اور نہ کوئی نماز پڑھنے کیلئے آتا ہے تو ایسے شخص کو اس مسجد بنانے کا کوئی ثواب نہیں ہوگا بلکہ ممکن ہے وہ گنہگار ہو کیونکہ اُس نے مال کو ایسی جگہ پر صرف کیا ہے جہاں سے کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جس طرح شریعت نے مساجد بنانے کا حکم دیا ہے تو ضمناً ان میں نماز پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے (کیونکہ مسجد بنانے کا مقصد نماز ادا کرنا ہی تو ہوتا ہے) اسی رح جب شریعت نے قبروں پر



مسجد میں بنانے سے روکا ہے تو ضمناً ایسی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے بھی روک اسے اور یہ بات کسی بھی عقلمند آدمی سے مخفی نہیں۔ اس لئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایسی مساجد میں ادا کی گئی نماز کو باطل قرار دیا ہے لیکن مسجد نبوی اس حکم سے قسطنی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نالے کر اس کی فضیلت بیان کی ہے جو دوسری قبروں پر بنی ہوئی مسجدوں میں نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں روضۃ من ریاض الجنۃ بھی ہے۔ جس طرح بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا اس کی فضیلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم تھی بعد میں مشرکین نے بت رکھ دینے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا نماز پڑھتے تھے اگر مسجد نبوی میں نامز کو فاسد اور اندر رست قرار دے دیں تو مسجد نبوی کی فضیلت کو ختم کر کے دوسری مساجد کے برابر قرار دینے کے مترادف ہو گا جو کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں پھر یہ بھی یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مسجد اپنے اور مسلمانوں کیلئے بنائی تھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی جبکہ قرین ولید بن عبدالملک کے دور میں داخل کی گئی ہیں اس وقت مدینہ رالرسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچنا چاہئے۔

حدامہ عمدی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ